سوال

(172) نماز میں نیت زبان سے ضروری ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں نیت زبان سے کرنا بدعت ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بدعت ہے چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جلد اول مکتوب صد وہشتا دوششیم میں تحریر فرماتے ہیں ''وہمچنیں است آنچہ علماء و نیت نماز مستحسن داشتہ اندکہ باوجود ارادہ قلب ببان نیز باید گفت و حالاں کہ ازاں سرور علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام ثابت نشدہ نہ بر روایت صحیح ونہ بر روایت ضعیف ونہ از اصحاب کرام وتابعین عظام کہ بزبان نیت کردہ باشند بلکہ چوں اقامت می گفتند تکبیر تحریمہ میفر مووند پس نیت بزبان بدعت باشد آہ'' اور مولانا محمد عبد الحیؒ نے عمدة الروایہ میں لکھا ہے احدھا الاکتفاء بنیة القلب وھو مجری اتفاقا وھو الطریقة المشروعة الماثورة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ فلم ینقل عن احد منھم التکلم بنویت اوانوی صلوة کذافی وقت کذااو نحوذلک کما حققہ ابن الھمام فی فتح القدیر وابن القیم فی زادالمعاواہ

ترجمہ : پہلا اس کا اکتفا کرنا ہے ساتھ نیت دل کے اور دل کی نیت کافی ہے بالاتفاق اوریہی طریقہ مشروع و منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اوران میں سے کسی ایک سے بھی منقول نہیں ہوا کہ انہوں نے زبانوں سے یوں کہا ہو کہ نیت کی میں نے یا نیت کرتا ہوں میں فلاں نماز کی فلاں وقت میں اور نہ مثل ان الفاظ کے اور کوئی لفظ کہتے ۔ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدیر میں اور ابن قیم نے زاد المعاد میں ایسا ہی تحقیق کیا ہے ۔

اور مولانا محمد عبد الحیؒ نے آکام النفائس میں ارقام فرمایا ہے (تنبیہ) کثیراً ماسئلت عن التلفظ بالنیة ھل ثبت ذلک من فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ وھل لہ اصل فی الشرع فاجبت بانہ لم تثبت ذلک من صاحب الشرع ولا من احد من اصحابہ الخ

ترجمہ : زبانی نیت کرنے کا مسئلہ مجھ سے بہت دفعہ پوچھا گیا کہ آیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے اصحاب ثابت ہے یا نہیں ، اور آیا شرع میں اس کی کوئی اصل بھی ہے ۔ تو میں نے یہی جواب دیا کہ نہ توشارع علیہ السلام ہی سے ثابت ہوا اور نہ ان کے صحابیوں میں سے کسی ایک سے ثابت ہوا۔

اور مولانا محمد عبد الحی مغفور نے سعایہ میں تحریر فرمایا ہے نقل فی المرقاة عن زادالمعادفی ھدی خیر العبادلابن القیم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذاقام الی الصلوٰۃ قال اللہ اکبر ولم یقل شیئا قبلھا ولاتلفظ بالنیة ولاقال اصلی صلوٰۃ کذا مستقبلا للقبلة اربع رکعات اماما اوماموما ولاقال اداء ولاقضاء ولافرض الوقت وھذاہ بدع لم ینقل عنہ احد قط لا بسند صحیح ولا بسند ضعیف ولا مسند ولا مرسل بل ولا عن احد من اصحابہ وما استحبہ احد من التابعین ولا الائمة الاربعة الخ وفی فتح القدیر قال بعض الحفاظ لم یثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطریق صحیح ولا ضعیف انہ کان یقول عند الافتتاح اصلی کذا ولا عن احد من التابعین بل المنقول اذاقام الی الصلوٰۃ کبر وھذہ بدعة ۔ فتاوٰی مفید الاحناف

ترجمہ : یعنی مرقاۃ میں ابن قیم کی کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر فرماتے اور اس سے پہلے

کچھ نہ فرماتے اورنہ یوں کہتے کہ میں فلاں نماز کی چار رکعت کعبہ کی طرف منہ کر کے امام یا مقتدی ہو کر پڑھتا ہوں اور نہ ادا یا قضا یا فرض کا نام لیتے اور یہ سب بدعات ہیں ۔ کسی نے آپ سے نقل نہیں کیا ۔ نہ سند صحیح سے اور نہ سند ضعیف سے اور نہ مسند سے اور نہ مرسل سے بلکہ آپ کے صحابہ میں سے بھی کسی سے منقول نہیں ہوا اور تابعین میں سے بھی کسی نے اس کو مستحب نہیں کہا اور نہ چاروں اماموں نے الخ اور فتح القدیر میں ہے ۔ کہ بعض حفاظ حدیث نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ تو صحیح طریق سے ثابت ہے اور نہ ضعیف سے کہ آپ شروع نماز کے وقت کہتے ہوں کہ میں فلاں نماز پڑھتا ہوں اور نہ تابعین میں سے کسی سے ثابت ہوا بلکہ آپ سے تو یہی منقول ہے کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر فرماتے ۔ لہٰذا یہ بدعت ہے ۔

فتاوٰی مفید الاحناف

ترجمہ : یہ رسالہ جناب مولانا مولوی محمد عبد الغفور صاحب رمضا نپوری بہاری کا ہے ۔ ہر خاص و عام کے لیے نافع ہے ۔ اور اس میں ان کتابوں کی عبارات جمع کی گئی ہیں جن کے مصنف حنفی المذہب تھے ۔ اور اس میں انہیں کے اقوال و افعال درج کیئے گئے ہیں جو صوفی مشرب تھے اس تالیف سے لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا ہے ۔ کہ اگر کسی مسلمان کا قول یا فعل مطابق اس رسالہ کے پایا جائے ، وہ مورد لعن و طعن نہ بنایا جائے ۔ (سعیدی)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 89-90

محدث فتویٰ